پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو - کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۱۹

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ء

کراچی میں متعدد مقامات پر ہنگامے ۲۰۰ ہلاک

خونریز فسادات شہر کے باقی ماندہ علاقوں میں بھی شروع ہو گئے، صورتحال پر قابو پانے کے لئے بحریہ کو بھی طلب کر لیا گیا

سول ہسپتال میں مشتعل طلباء نے پولیس کو نکال دیا • اورنگی سے ۲ ہزار افراد کیمپوں میں منتقل



عبدالستار ایدھی نے حکومت سے امداد لینے سے انکار کر دیا

حکومت کی نظر میں پاکستانیوں کا خون بڑا سستا ہو گیا ہے - بے نظیر بھٹو



جتوئی نے پشاور کا دورہ منسوخ کر دیا



عوام دشمنوں کا کھیل ناکام بنا دیں

میاں طفیل



بھارت نے پاکستان کی سرحد پر ۲۹ اور آزاد کشمیر کی سرحد پر ۲ ڈویژن فوج تعینات کر دی

پاکستان کے حالات تشویشناک ہیں (ریاض علی الآدم) جتوئی نے پارٹی کو مفاد پرستوں سے پاک کر دیا - قیوم نظامی

حیدرآباد میں بھی ہنگامے شروع ہو گئے: تاحکم ثانی کرفیو نافذ کر دیا گیا

مشتعل ہجوم نے بینکوں، گاڑیوں اور دیگر املاک کو آگ لگا دی

بنگلور و میسور میں مسلمانوں کے احتجاجی جلوس پر ہندو دھند فائرنگ مزید ۶ افراد شہید، ۱۸ گرفتار

حضورؐ کے خلاف گستاخانہ مضمون کی اشاعت پر جان دینے والوں کی تعداد ۱۱ ہو گئی۔ احتجاج کا سلسلہ میسور اور کولار تک پھیل گیا۔ ۱۰۰ سے زیادہ افراد گرفتار

[illegible]

تامل ناڈو میں مرکزی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ، بھارتی آئین نذر آتش

۵ ہزار مظاہرین گرفتار، مہاراشٹر میں بھی ہنگامہ، دس ہزار افراد زیر حراست

[illegible]

[illegible]

شعر پر سویلین گورنر مقرر کیا جائے، شاہ بلیغ الدین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لندن سے راولپنڈی پہنچنے پر راجہ افضل کو گرفتار کر لیا گیا

[illegible]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ
الہلال

خواتین کے لئے مناسب طریقہ

اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ (الاحزاب : ۵۹)

جنت کی حقدار عورت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت جبکہ وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (مشکوٰۃ)

بارود ....رئیس امروہوی

گو ملتِ اسلام ہے ہر ملک میں موجود
ملت میں مگر عظمتِ کردار ہے مفقود

فتنوں کا ہے دروازہ رہِ امن ہے مسدود
لبنان میں بیروت کراچی میں ہے بارود

کراچی — شعلہ بہ داماں

کراچی جل رہا ہے۔

کراچی میں ایک ماں کا چار سالہ بچہ لوٹ مار میں کہیں کھو گیا۔ باہر کرفیو لگ چکا تھا۔ وہ ممتا کی ماری بچے کی تلاش میں بے قرار باہر نکلی ——— فوجیوں نے اسے شوٹ کر کے گرا دیا۔

حالیہ فسادات سے ایک دو روز پہلے کراچی کے ایک غریب کچی آبادی کے علاقے میں فوج اور پولیس پہنچی ہے۔ کراچی میں امن قائم رکھنے کی خاطر وہاں سے تمام حفاظتی اسلحہ اور ہتھیار اکٹھے کر لیے جاتے ہیں۔ اگلے دن وہی فوج اور پولیس کراچی کے دوسرے علاقے میں چھاپے مارتی ہے اور غیر قانونی منشیات کی کھوج میں گھر گھر کی تلاشی لیتی ہے۔ وہاں سے اسلحہ اکٹھا نہیں کیا جاتا کہ امن علاقے کے لوگ پہلے ہی مسلح بیٹھے ہیں۔ پہلے علاقے کے لوگوں نے شرارت کی خاطر پولیس اور فوج کو ان کی رسوائی کے لیے وہاں بلایا ہے۔ اگست اور نومبر میں ہونے والے فسادات کی وجہ سے وہ پہلے ہی سے ڈرے بیٹھے تھے۔ چنانچہ وہ مسلح ہو کر اس پہلے علاقے کی طرف نکل پڑے۔

انھوں نے اپنی جیپوں پر کلاشنکوف بندوقیں لگا رکھی ہیں اور فوجی کانوائے کی صورت میں اس غریب علاقے میں گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے حملہ آور ہوتے ہیں۔ وہاں جو لوگ ہیں ان میں مقابلے کی سکت نہیں ہے۔ جو اسلحہ ان کے پاس تھا وہ حکومت ان سے پہلے ہی لے چکی تھی۔ چنانچہ وہ بھاگ بھاگ کر مکانوں اور دکانوں میں چھپ جاتے ہیں۔ دکانوں اور ان کچے جھونپڑوں کو آگ لگا دی جاتی ہے۔

کراچی کی تاریخ میں بربریت کا بدترین مظاہرہ ہو رہا ہے۔ بچے، عورتیں، بوڑھے، جوان، جو بھی سامنے آتے ہیں ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ وہ بچے اور بڑے جو جلتے ہوئے گھروں سے بھاگ کر باہر نکلتے ہیں، انہیں اٹھا اٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں واپس پھینک دیا جاتا ہے۔ صبح سے دن کے تین بجے تک یہ شیطانی کھیل کھیلا جاتا ہے۔ سینکڑوں لوگ اس بھیانک کارروائی میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس بچے کو اور ماں کو مارنے والی فوج اور پولیس کا کہیں نشان بھی نہیں ہے!

اگلے دن انتقامی کارروائی میں پہلے علاقے والے بسوں، منی بسوں، رکشوں، موٹروں، ریلوے سٹیشنوں اور دوسری سرکاری املاک کو آگ لگا دیتے ہیں۔

کراچی جل رہا ہے۔ کراچی جو چھوٹا پاکستان ہے، جہاں سندھی، مہاجر، پنجابی، پٹھان اور بلوچی سبھی رہتے ہیں، آج جل رہا ہے ——— مادرِ وطن کو آگ لگی ہے۔

کراچی جسے آج بیروت سے تشبیہ دی جاتی ہے، ایسا نہیں تھا۔ تشکیلِ پاکستان کے وقت کراچی، صوبہ سندھ میں تین لاکھ کی آبادی والا ایک بڑا شہر تھا جسے بندرگاہ ہونے کی بنا پر ایک خاص مقام حاصل تھا۔ پہلا دارالحکومت تھا تو پاکستان کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا کر آنے والوں کے دیس میں آنے والے مہاجرین نے اپنی تعلیمی و تنظیمی خوبیوں کی بنا پر سندھیوں کے ساتھ اسے عظیم صنعتی، معاشی اور تعلیمی مرکز بنا دیا۔ فیکٹریوں اور تجارتی اداروں میں کام کرنے کے لیے لوگ پنجاب، صوبہ سرحد اور بلوچستان سے آتے رہے۔ کراچی نے سب کو اپنی گود میں جگہ دی۔ چنانچہ کراچی آج نہ صرف سندھیوں، پنجابیوں اور مہاجرین کا ہے بلکہ کراچی ایک ایسا شہر ہے جہاں پشاور سے بھی زیادہ پٹھان بستے ہیں اور کوئٹہ سے زیادہ بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔ افغانستان سے آنے والے کثیر پناہ گزینوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

کراچی میں امن گوناگوں نسلی اور لسانی فرق و تفریق کے باوجود یکجہتی و اتحاد تھا۔ کراچی ملک کے باقی شہروں کی نسبت سیاسی طور پر باخبر شہر تھا۔ کراچی والوں نے ہمیشہ حکمرانوں کی کارروائیوں پر ناقدانہ نظر رکھی۔ کراچی پاکستان کا وہ واحد شہر ہے جہاں ملک میں کہیں بھی ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف کامیاب تحریکیں چلائی گئیں۔ کراچی پاکستان کا دھڑکتا ہوا دل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا NERVE CENTRE بھی تھا۔

کراچی نے کبھی حکمرانوں کے ظلم کا ساتھ نہیں دیا اور یہی بات حکمرانوں کو ناپسند رہی ہے۔ آج ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کراچی کے خلاف ریشہ دوانیاں کی گئیں۔ چنانچہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار موجودہ حکومت کے نو سالوں میں کراچی کے عوام نے ایک بھی کامیاب سیاسی تحریک نہیں چلا سکے۔ ان نو سالوں میں کراچی کو نسلی، لسانی، مذہبی اور طبقاتی بنیادوں پر تقسیم کر کے آپس میں نفرت اور تفرقہ کو ہوا دی گئی۔ جس کے نتائج اب ہولناک واقعات کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

کراچی کو اس خطرناک مقام پر لانے والے کون ہیں اور وہاں کے مسلمانوں میں تفرقہ کو ہوا کون دے رہا ہے؟ وجوہات متعدد ہیں مگر اصل حقیقت کی طرف جنرل ضیاء اور کٹھ پتلی وزیر اعظم جونیجو اپنی تقاریر میں کئی بار اشارہ کر چکے ہیں۔ انھیں پاکستان کے ہر ناخوشگوار مسئلے میں "بیرونی ہاتھ" نظر آتا ہے۔ مگر یہ "بیرونی ہاتھ" کس کا ہے؟

یہ "بیرونی ہاتھ" انگریز نما پاکستانی جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور فوجی جرنیلوں کا ہے جو چالیس سال سے پاکستان پر حکمران ہیں۔ ان کے جسم دیسی ہیں مگر ان کی سوچ اور طرزِ معاشرت ولایتی ہے۔ ان حکمرانوں کا پاکستانی مسلم عوام سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کی دنیا الگ، عوام کی دنیا الگ۔ وہ مغربی طرز کے عالیشان ایئر کنڈیشنڈ گھروں میں رہتے ہیں، ہر سال نئی گاڑی بدلتے ہیں۔ ان کے گھروں میں سوئمنگ پول بنے ہیں، شراب خانے ہیں۔ ان کے بچے خاص انگریزی سکولوں میں جاتے ہیں۔ ہر سال وہ یورپ یا امریکہ کی سیر کرتے ہیں۔ ان کی زبان انگریزی ہے۔ انگریزی، اردو، پنجابی، پشتو، سندھی یا بلوچی بولنا پڑے تو یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے یہ ان کی طبع نازک پر ناگوار گزر رہا ہے۔ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اپنے آقاؤں کی طرح مغربی طرز کی زندگی گزارتے ہیں۔

ان حکمرانوں کا تعلق پاکستانی عوام سے صرف حاکم اور محکوم کا ہے۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام کے مسائل اور ان کے دکھوں کا نہ انہیں احساس ہے اور نہ وہ انہیں جان سکتے ہیں۔ وہ اپنے خوشحالی کے جزیروں میں قلعہ بند رہتے ہیں۔ انھیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ایک عام پاکستانی کی آمدنی آج ان دھندوں سے بھی کم ہے جیسے انگریز حاکم تھا۔ ان کالے انگریزوں کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ آج کا پاکستانی غلامی کے وقتوں سے بھی مسموم پڑا ہوا ہے۔ انھیں اگر فکر ہے تو اپنی کرسی کی سلامتی کی۔ جس کی بقا کے لیے وہ نوآبادیاتی انگریز، میکاولی یا چانکیہ کی شاطرانہ چالیں چلتے ہیں۔ پشتو کو سنگھیہ سے لڑاتے ہیں۔ سرائیکی کو دلیپ سوز سے سندھی کو پنجابی سے، پٹھان کو مہاجر سے، بھائی کو بھائی اور باپ کو بیٹے سے لڑاتے ہیں۔

آج کراچی میں اٹھنے والے لاتعداد جنازوں کی انہیں درحقیقت کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان جنازوں میں کسی جرنیل، جاگیردار، وڈیرے، نواب یا سرمایہ دار کے نوجوان بیٹوں کا جنازہ نہیں ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں ان غداروں میں سے کسی کے عزیز و اقارب کو آج تک کوئی آنچ نہیں آئی۔ ایسی صورت میں وہ کراچی کے آسمانوں تک پہنچنے والی ان اندوہناک چیخوں کو کیسے سن سکتے ہیں جو کسی نوجوان بیوہ، ماں، بہن یا بوڑھے باپ کے دلوں کو چیرتی ہوئی نکلتی رہی ہیں۔

پاس خوشخبری دینے والے کراچی کے بدحال عوام پر فوج مسلط کر کے انہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ دیکھو صرف فوج ہی امن قائم رکھ سکتی ہے۔ نگہبانی کر سکتی ہے۔ فوج کو ایک ہیرو کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ ہندوؤں سے شکست فاش کھانے والی فوج جو مملکتِ خداداد پاکستان کی ۳۹ سالہ تاریخ میں ۳۰ سال سے حکمران ہے ——!

پاکستانیوں کو اور بھی قربانیاں دینی ہوں گی۔ پاکستان پر مسلط ان پیرانِ تسمہ پا کا قلع قمع کرنا ہوگا۔ پاکستان برصغیر میں اسلام کا قلعہ ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ قلعہ مسمار ہو گیا تو پاکستانی عوام کی حالت ان مسلمانوں سے مختلف نہیں ہوگی جو کبھی اندلس میں بستے تھے یا جو آج روس، یوگوسلاویہ یا بھارت میں رہ رہے ہیں۔

پاکستان لا الٰہ الا اللہ کے نعرے کے تحت عظیم قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا۔ اس پر حاکم وہی ہونے چاہئیں جو عوام کے خادم اور اللہ کے نائب ہوں۔ جن کے سینے اللہ کے علم سے پُرنور ہوں اور جن کا طریقۂ حکومت میکاولی یا چانکیہ کی طرح شاطرانہ نہ ہو بلکہ قرآن و سنتِ رسول ﷺ ان کی مشعلِ راہ ہو۔ تبھی پاکستان قائم رہ سکے گا۔

پاکستان پائندہ باد!

ریاض اویسی



کراچی میں بے گناہوں کے جنازے، جنہیں ایک بڑی قبر میں دفن کیا گیا



ادارتیہ

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے پر ہوا جو راستے میں مرا پڑا تھا۔ اس وقت آپ کے ساتھ جو لوگ تھے ان سے آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس مردہ بچے کو صرف ایک درہم میں خریدنا پسند کرے گا؟" انہوں نے عرض کیا ہم تو اس کو کسی قیمت پر بھی خریدنا پسند نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا: "قسم ہے خدا کی دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل اور بے قیمت ہے جتنا ذلیل اور بے قیمت تمہارے نزدیک یہ مردار بچہ ہے۔" (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ "چھوٹا بڑے کو سلام کیا کرے اور راستہ سے گزرنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔" (صحیح بخاری)

جفا اور وفا کے معرکے

ابو طفر زین

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار اللہ کی راہ میں مال و دولت بے تحاشہ لٹایا کرتے تھے۔ وہ اتنے سخی تھے کہ لوگ انہیں بحرالجود، سخاوت اور فیاضی کا سمندر کہا کرتے تھے۔ ایک بار کسی نے ٹوکا تو فرمایا: یہ مخلوق کنبہ ہے اللہ کا۔ اس کنبہ کی خدمت اللہ کی خدمت ہے۔ اللہ نے میری عادت سخاوت بنا دی ہے۔ اگر میں اسے چھوڑ دوں گا تو خطرہ ہے اللہ مجھے چھوڑ دے گا۔ جو اللہ کی مخلوق سے بہتر سلوک کرتا ہے اللہ بھی اس سے بہتر سلوک کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار ناجائز مال کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں ایک زمیندار نے آپ کو ایک کام سے امیر المومنین کے پاس بھیجا۔ آپ نے امیر المومنین کو اپنا نقطۂ نظر اس خوبی سے سمجھایا کہ زمیندار کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ شکریے کے طور پر زمیندار نے آپ کو چالیس ہزار کی رقم بھیجی۔ آپ نے واپس کرتے ہوئے کہا: ہم اپنے احسان بیچا نہیں کرتے۔

اقوالِ زریں

۲۵۔ تبلیغ اس لئے نہ کرو کہ تم میں غرور پیدا ہو، بلکہ اس لئے کرو کہ خود میں پیدا ہو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

۲۶۔ ہر انسان کی قیمت اس کی خوبیاں ہیں۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

۲۷۔ نیک کا موں سے زیادہ بہتر نیکوں کی صحبت ہے۔ اور بُرے کاموں سے بدتر بُروں کی صحبت ہے۔ (حضرت خواجہ غریب نوازؒ)

۲۸۔ زبان کو شکوہ سے روکو۔ خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

۲۹۔ ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک عورت ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

۳۰۔ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

۳۲۔ بعض اوقات جرم معاف کر دینا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

۳۳۔ سچی راحت ضروری چیزوں کو ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

۳۴۔ دنیا میں وہی لوگ سربلند رہتے ہیں جو تکبر اور غرور سے دور رہیں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

خواتین کا صفحہ

طلاق کیوں ہوتی ہے؟

جب مرد عورت کو طلاق دیتا ہے یا عورت طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دونوں کا قصور ہوتا ہے، بعض اوقات مرد کا زیادہ قصور ہوتا ہے اور بعض اوقات عورت کا زیادہ جرم ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات یہ بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے۔ دونوں کے سسرالی رشتہ دار بھی حالات کی تلخی کا باعث بنتے ہیں۔ طلاق کا فیصلہ دراصل جذباتی اور شدید غصے کی حالت میں کیا جاتا ہے۔ جب سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں جواب دے جاتی ہیں۔ تو پھر طلاق کے علاوہ کوئی صورت نظر نہیں آتا۔

اسلام میں طلاق کے بارے میں جو اصول وضع کیے گئے ہیں ان پر آج کل عمل نہیں ہوتا۔ عام وجہ جو دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ کہ میاں بیوی کے خیالات میں ہم آہنگی نہیں ہوتی [illegible]



آپ کے مسائل

نیک شخص کو دھوکے میں نہیں رکھنا چاہیے

[illegible]

میں بدصورت ہوں، چنانچہ۔۔۔

[illegible]

وہ اچانک
زندگی سے بیزار
ہو جاتے ہیں

تازہ بہ تازہ

[illegible]

اساتذہ کی ڈائرکٹری

[illegible]

ادب و ثقافت

احمد ندیم قاسمی

*

ایک کہانی

پُچھا اُداس بڑا پُر کرب تھا وہ دن
اُس دن میرے ہمسائے کے باغ میں لیکن
اک پودے پر دو کلیوں نے جنم لیا تھا
پودا اُس کیف تخلیق میں گم سم سا تھا
اس خدشے سے کہ اس پر کوئی آنچ نہ آئے
پھولوں کے پودے سے کترا کے نکل جاتے تھے
بھنورے، تتلیاں رستہ کاٹ کے نکل جاتے تھے
کلیوں والی کونپل کچھ یوں تن کے کھڑی تھی
جیسے اس کے بیروں میں جنت کی رکھوالی تھی

بنگلے میں ہے صاحب شاید گھر سے نکلے
اس پودے کے پاس آتے ہی اک دم ٹھٹکے
"مالی!" رو کر چیخے "ذرا سا باہر آؤ"
"اس گملے کی کلیوں سے یہ بقعہ (؟) ہٹاؤ"
بیگم آئی ہیں ۔۔۔ کلیاں دیکھ کے تھکے دیدہ
بولیں ۔۔۔ "اُف اتنا پیارا سا یہ تحفہ"
یہ کہہ کر کونپل سے کلیوں کو اُتارا
ایک کلی بالوں میں، اک کالر میں سجی تھی
کونپل کی ایک لکیر جلا ہی، کانپ رہی تھی

غزلیں



○

خوش نصیب ہیں، وابستہ بہار سے بھی
مجھے تو گل کی توقع ہے نوکِ خار سے بھی

بکھر رہا ہوں کہ جاؤں بادہ خواروں میں
انہیں یہ ضد کہ رہیں خارجِ شمار سے بھی

جہاں بھی جاؤں، اسیرِ حیات بنتا ہوں
یہ مسئلہ تو نہ حل ہو سکا فرار سے بھی

ہر ایک کشتی دعا میں خدا سے مانگی ہیں
اب التماس کروں گا جمالِ یار سے بھی

عجیب شہرِ محبت کا سانحہ ہے، کہ وہ
خفا خفا ہے مگر دیکھتا ہے پیار سے بھی

میں باہر بھی جاؤں تو تخلیق سے نباہ کروں
نہیں مجھے تو نشہ تھا کوئی خمار سے بھی

ہر ایک وقت کا محرم تو میرے کام آیا
مگر یہ دل تو بھرا جو اعتبار سے بھی

○

ہر سوال کا، یا رب! کوئی جواب ملے
زمیں پہ کیوں مجھے اتنے فلک مآب ملے

یہ ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن سے صاحب جلال
مجھے خدا کی عنایت کا حساب ملے

وفورِ تشنہ لبی تھا کہ تقصیرِ دیدہ وری
مجھے تو چشمۂ حسن سے بھی سراب ملے

عظیم شہرِ حقیقت میں کس قدر تنہا تھا
تمام عمر نشیں، خستہ حال خواب ملے

اگر نہیں ہے خدا کا کوئی شریک ندیم
تو مجھ غریب کو بھی حسن کا ثواب ملے

○

سطح پر آج تو تیشہ بھی ابھرنا چاہیں
ہاں ہم انسان ہیں جو ڈوب کے مرنا چاہیں

اپنے سر پھوڑیں یا موم کریں پربت کو
لوگ جلدی میں ہیں، کچھ فیصلہ کرنا چاہیں

سیر گلزار لیے بیٹھے ہیں چٹانیں تو رہے
ہم جو کلیوں پہ بھی پاؤں نہ دھرنا چاہیں

مادرِ خاک کی آغوش سے بچھڑے جو تو ہیں
سینۂ خاک پہ گر گر کے بکھرنا چاہیں

کتنے فنکار ہیں وہ لوگ جو چلتے ہیں ندیم
شعر کی طرح اور بکھر میں اترنا چاہیں

○

طوفاں ہے اگر گھر کے دریچے یوں بیٹھ نہ جاؤ، کچھ تو کرو
کھڑکی کے شکستہ شیشے پر کاغذ ہی لگاؤ، کچھ تو کرو

جب وہم تراشا رہنے کا ستا اکتا جائے گا تمہیں
مایوسی کے سکتے سے بچو، آنسو ہی بہاؤ، کچھ تو کرو

انساں کے قبضۂ قدرت میں اک اک شے ہے، سب بہت کچھ ہے
ہونٹوں سے نہ نکلے بات اگر، آنکھوں سے سناؤ، کچھ تو کرو

سلطان کے قصرِ مرمر کا دروازہ آہنی بند سہی
گر توڑ نہیں سکتے اس کو، زنجیر ہلاؤ، کچھ تو کرو

اے جلتے ہوئے گھر کے لوگو، شعلوں میں گھر کے کیا بچنا ہے
جب آگ بجھانا مشکل ہے، باہر نکل آؤ، کچھ تو کرو

یہ کھیت جو چپ ہیں، بولیں گے، دریچے آنکھیں کھولیں گے
بارش نہ سہی، بجلی ہی سہی، کچھ تو برساؤ، کچھ تو کرو

*

احمد ندیم قاسمی

احمد ندیم قاسمی

جن کی ۸۰ ویں سالگرہ منائی گئی

تحریر: محمد علی صدیقی



گزشتہ ہفتہ (۲۰ نومبر) کو احمد ندیم قاسمی ۸۰ سال کے ہو گئے۔ تقریباً سات دہائیوں پر پھیلی ہوئی ان کی تخلیقی سرگرمیوں نے گزشتہ سال ہمارے جدید ادب کی تاریخ کے بنانے میں جس طرح حصہ لیا احمد ندیم قاسمی کی مختلف اصناف ادب میں بےمثال ادبی تاریخ کا ایک اہم اور لائق حاصل باب ہے۔

[illegible]

پیشرو (MENTOR) سے اختلافات ہونے کے باوجود ان اختلافات سے بہت زیادہ اہم یہ ہے کہ قاسمی کی شخصیت نے ہمارے ملک کی ادبی فضا کو پروان چڑھانے میں اس قدر اہم کردار ادا کیا کہ اس اہم کردار کا عدم اعتراف ادبی بد دیانتی ہوگی۔

[illegible]

خزاں

اس گلشنِ ہستی کی عجیب دید ہے لیکن
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم تھا خزاں کا
خواجہ میر درد

خزاں کے بعد ضرور آئے گی بہار مگر
اجڑ کے بس نہ سکیں گے دلوں کے کاشانے
روش صدیقی

ہم خزاں کے پھول ہیں بیگانۂ فصلِ بہار
درد کی خوشبو چھپا کر عمر بھر رہنا پڑا
سیفی روحانی

آشیاں پھول نہیں تھے کہ خزاں لے اُڑتی
آپ اس سمت میں جانے کی اجازت دیں گے
سجاد عارفی

وزن

انتخابی سرگرمیاں زور و شور سے جاری تھیں۔

[illegible]



پرائم منسٹر برائن ملرونی، ان کی اہلیہ میلا، بچے کیرولین، مارک، نکولاس اور بینیڈکٹ کی جانب سے مسلم کمیونٹی کو عید الاضحی کے اس موقع پر "الہلال" کے کارکنوں اور قارئین کو "عید مبارک" کے ساتھ خوشی اور پرامن زندگی کے لیے نیک تمناؤں کا پیغام بھیجا گیا ہے۔

"ہاکی فیڈریشن کے تمام اعلیٰ عہدیداران رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جائیں"

ورلڈ کپ میں شکست کے اسباب کی چھان بین اعلیٰ سطح کا کمیشن کرے ؛ ماہرین کی رائے

[illegible]

خوشحال پاکستانی نوجوانوں کے کھیل کی پسند

[illegible]

جہانگیر خان کو پی آئی اے میں اعزازی جنرل منیجر کی حیثیت دی گئی



[illegible]

بینظیر بھٹو اور ضیاء الحق امریکہ نواز ہیں

میں پاکستان کا خادم ہوں، اصغر خاں

[illegible]

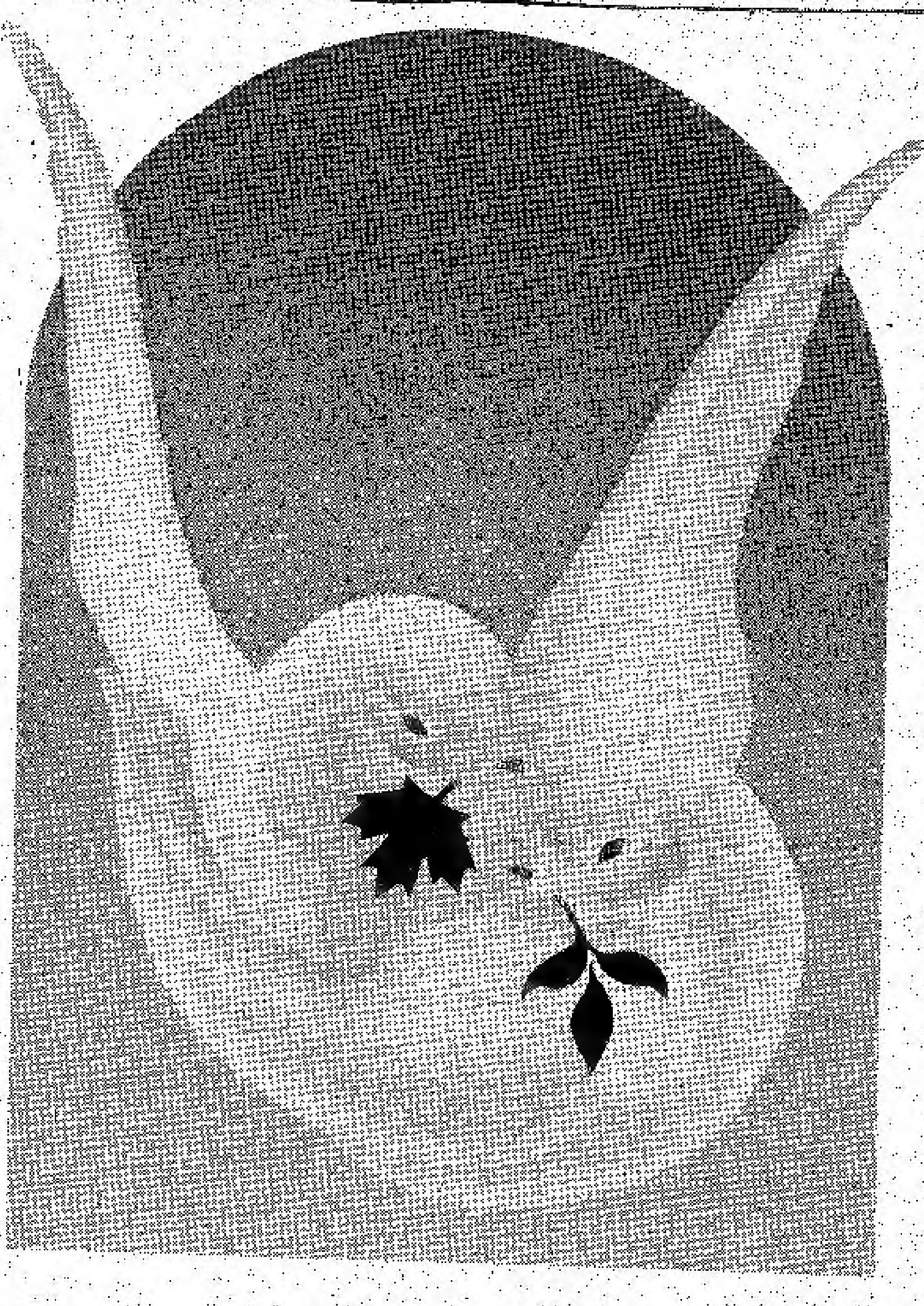
سی آئی اے نے سوسٹرز لینڈ کے بینک کاؤنٹ سے افغان مجاہدین کو رقوم فراہم کیں۔ واشنگٹن پوسٹ

[illegible]

نابالغ منشیات فروش

وہ چھری سے کراچی جانے والی ایک ایکسپریس ٹرین تھی میں سیکنڈ کلاس کے ایک گوشے میں بیٹھا تھا۔ دوسرا مسافر اس کے گوشے میں بیٹھے تھے۔ ایک کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ تھی۔ وہ اخبار پڑھنے میں مصروف تھے [illegible] دوسرا مسافر کوئی دس سال کا لڑکا تھا۔ گورا خوبصورت۔ [illegible] چالیس سال والے کے پاس ایک بڑا سا سوٹ کیس تھا اور ایک مختصر سا بستر لیکن لڑکے کے پاس کوئی سامان نہیں تھا اور نہ کوئی سرپرست۔

[illegible]



Season's Greetings

امن کا بین الاقوامی سال تقریباً ختم ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ ہم اسی طرح دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کیلئے کام کرتے رہیں گے۔

کینیڈا میں، بالخصوص سال کے ان دنوں میں ہم کمیونٹی اور خاندانی زندگی کے روابط کو خاص طور پر محسوس کرتے ہیں۔

میری تمنا ہے کہ آنے والے سال میں آپ سب کی زندگی خوشیوں اور کامیابیوں سے پُر رہے۔

The Hon.
David Crombie
Secretary of State
and Minister Responsible for Multiculturalism

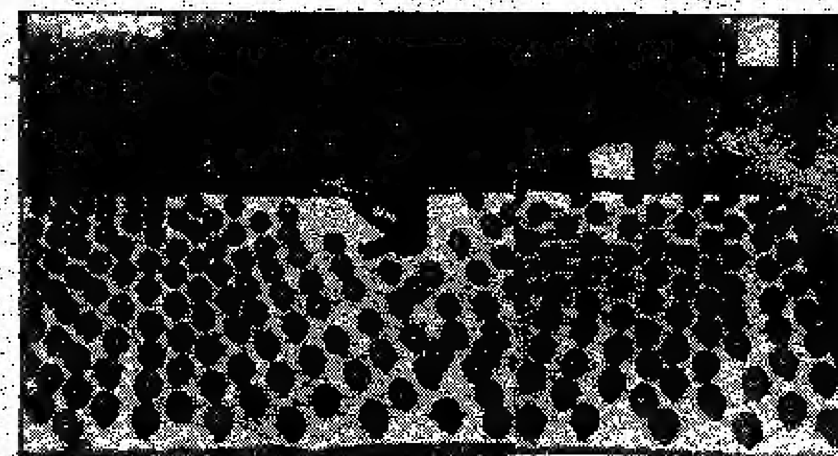
Fortnightly
al-hilal
50¢
Vol.15 No.19 December 25, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

نوابزادہ نصر اللہ نے آغا شاہی کی تجاویز مسترد کر دیں

ہم ماضی میں بھارت کے ساتھ معاہدوں اور مذاکرات کا حشر دیکھ چکے ہیں

سندھ سے تمام غیر سندھیوں کو نکال دیا جائے

سندھیوں کو اقلیت میں بدلنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ نواب شاہ میں خطاب



تخریب کاری کے مزید تین خفیہ اڈوں کا انکشاف

منتخب نمائندے امن و امان قائم کرنے میں مدد دیں۔ وزیر اعظم جونیجو

سہراب گوٹھ میں کارروائی سماج دشمن عناصر کے خلاف تھی۔ بھاری جانی و مالی نقصان پر اظہار افسوس

ایران میں ۲۰ لاکھ افغان مہاجرین ہیں

بے نظیر اخبار اور سوپ

لاہور کے تین تھانوں میں 80 طلبہ پر تشدد ہو رہا ہے

جام ساقی کو ۹ سال بعد رہا کر دیا گیا

